اجماع بحیثیت ماخذ فقہ اسلامی

شفقت حسین خادم ایم۔اے۔ شعبۂ علوم اسلامی یونیورسٹی آف کراچی

(۲)

اجماع کی قطعیت یا ظنیت اجماع قطعی حجت ہے یا ظنی ؟ اس میں علمائے اصول کا اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل چار اقوال ملتے ہیں۔

۱۔ قطعی حجت ہے۔ اصفہانی نے اس قول کو اکثر کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشہور یہی ہے۔ (ارشاد ص ۸۰)۔

۲۔ ظنی حجت ہے۔ ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ امام رازی اور آمدی اس کے قائل ہیں۔ (ارشاد ص ۷۹)

۳۔ اجماع کو معتبر سمجھنے والے جس اجماع کی حجت پر متفق ہیں۔ یعنی (اجماع نصاً) وہ قطعی ہے اور جس میں مختلف ہیں مثلاً اجماع سکوتی یا وہ اجماع جس کا مخالف نادر ہو وہ اجماع ظنی ہے۔ (ارشاد ص ۷۹)

۴۔ امام بزدوی اور احناف کی ایک جماعت صحابہ کے اجماع کو کتاب یا خبر متواتر کی طرح صحابہؓ کے سوا دوسروں کے اجماع کو خبر مشہور کی طرح اور اس اجماع کو جس میں عصر سابق میں اختلاف ہو چکا ہو خبر واحد کی طرح مانتے ہیں۔ گویا ان حضرات کے نزدیک پہلی صورت میں اجماع قطعی ہے، باقی دونوں صورتوں میں ظنی اور دوسری صورت میں اس کی ظنیت نسبتاً قوی ہے۔

حجیت اجماع کے دلائل علمائے اصول نے اجماع کے حجت ہونے پر منقول و معقول ہر قسم

کے دلائل پیش کیے ہیں۔ منقول دلائل میں کتاب اللہ کی آیات ہیں اور احادیث رسول ؐ بھی۔ کتاب اللہ کی جن آیات سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ "وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ (نساء۔ ۱۱۵) ترجمہ:۔ جو شخص رسول کی مخالفت پر کمربستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا۔ اور اُسے جہنم میں جھونکیں گے۔ جو بدترین جائے قرار ہے۔

(تفہیم القرآن۔ جلد ۱ ص ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ از مودودیؒ)

امام شافعیؒ سے جب ایک بزرگ نے حجتِ اجماع کی قرآنی دلیل پوچھی تو وہ تین روز تک گھر میں معتکف رہے اور ہر روز تین مرتبہ اوّل سے آخر تک قرآن کی تلاوت کی تب جاکر اُن کی سمجھ میں یہ دلیل آئی:۔

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (نساء۔ ۵۹) ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں صاحبِ امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اُسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو۔ (تفہیم القرآن جلد اوّل ص ۳۶۳۔ از مولانا مودودی)

۳۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (البقرہ۔ ۱۴۳) ترجمہ:۔ اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو اُمتِ معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔ (معارف القرآن جلد اوّل ص ۳۶۵۔ از حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)۔

۴۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ (آلِ عمران۔ ۱۰۳) ترجمہ:۔ اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور پراگندہ نہ ہو (تدبر القرآن۔ جلد اوّل ص ۷۵۲۔ از امین احسن اصلاحی)۔

۵۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ۔ ۱۱۰) ترجمہ:۔ تم بہترین امت ہو لوگوں کی رہنمائی کے لیے مبعوث کیے گئے ہو معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو (تدبر القرآن جلد اوّل ص ۶۵، از امین احسن اصلاحی)۔

۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (توبہ ۔ ۱۱۹) ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو (فقہ میں اجماع کا مقام ص ۱۵ ۔ از رفیع عثمانی)

عام طور پر کتب اصول میں یہی چھ آیات ملتی ہیں جن سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے۔ ان میں سے چھٹی آیت کا ذکر کشف بزدوی جلد ۳ ص ۲۵۰ میں ہے اور پہلے کی پانچ آیات کا ذکر آمدی نے جلد ۱ ص ۱۰۳ ۔ ۱۱۱ میں کیا ہے اور بعض حضرات مثلاً سرخسی، صدر الشریعہ، امیر کاتب اتقانی نے ان کے علاوہ بعض دوسری آیات سے بھی استدلال کیا ہے۔

حدیث سے دلائل اجماع کے حجت ہونے پر جن احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے وہ اتنی کثیر ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ احادیث مشہور ہیں اور کسی نے ان کا انکار نہیں کیا ۔ (آمدی جلد اول ص ۱۱۲ ، بزدوی جلد سوم ص ۲۵۸)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اجماع کی حقانیت کو اور زیادہ صراحت و تاکید سے بیان فرمایا اور اس ضمن میں روایت کردہ احادیث کا مجموعہ حدِ تواتر کو پہنچا ہوا ہے ۔ فقہا و محدثین نے جن احادیث سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا ہے، ان میں سے جو احادیث احقر کو سرسری تلاش سے دستیاب ہو گئیں ان ہی کو روایت کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد مجموعی طور پر ۴۲ ہے اور ان صحابہ کرامؓ میں سے بعض نے تو اجماع کے حجت ہونے کے متعلق کئی کئی حدیثیں روایت کی ہیں ۔ لہٰذا اجماع کے حجت ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث کی تعداد تو بہت ہی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ پھر صحابہ کرام کے بعد ان حدیث کے راویوں کی تعداد ہر زمانے میں بڑھتی ہی چلی گئی ہے ۔ ان میں سے ہر حدیث اگرچہ الگ الگ خبرِ واحد (غیر متواتر) ہے اور ان کے الفاظ اور بعض مضامین بھی باہم مختلف ہیں مگر اتنی بات ان سب احادیث میں مشترک اور متواتر پائی جاتی ہے تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ یا عمل ہر لغزش سے پاک ہے ۔ اس طرح اجماع کا حجت ہونا تواتر

سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ یہاں سب احادیث کے الفاظ الگ الگ نقل کرنے کا توموقع نہیں، مثال کے طور پر ہر مضمون کی صرف ایک ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے۔ اسی مضمون کی دوسری احادیث قدرے مختلف الفاظ میں روایت کرنے والے صحابہ کرام کے صرف اسمائے گرامی درج کیے جائیں گے۔

ا۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ میری اُمت کو کسی گمراہی پر متفق نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت (مسلمین) پر ہے اور جو الگ راستہ اختیار کرے گا، جہنم کی طرف جائے گا۔ اس حدیث کو ابن عمرؓ کے علاوہ سات اور صحابہؓ نے بھی روایت کیا ہے۔ کسی نے تفصیل سے کام لیا ہے کسی نے اختصار سے، مگر اتنا مضمون سب نے نقل فرمایا ہے:۔ اُمتِ محمدیہ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے باقی سات راوی صحابہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت ابن عباسؓ (جامع ترمذی۔ ابواب الفتن)۔ ۲۔ حضرت انسؓ (سنن ابن ماجہ۔ ابواب الفتن)۔ ۳۔ حضرت ابومالکؓ اشعری (سنن ابی داؤد۔ کتاب الفتن)۔ ۴۔ حضرت ابوبصرہؓ (مسند احمد۔ باب فی الاجماع۔ جلد ۱ ص ۱۷۷)۔ ۵۔ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابیؓ (مستدرک حاکم۔ جلد ۲ ص ۵۰۷)۔ ۶۔ حضرت ابوہریرہؓ (کتاب الفقیہ للخطیب البغدادی۔ جزء خامس ص ۱۶۲)۔ ۷۔ حضرت ابومسعودؓ (مستدرک حاکم۔ جلد ۴ ص ۵۰۷)۔ ۸۔ حسن بصری تابعیؒ (التقریر والتحبیر جلد ۳ ص ۸۵)۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "الجماعۃ" (مسلمانوں کی ایک مخصوص جماعت) کو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تائید و رہنمائی حاصل ہے جو اُس کو ہر خطا سے بچاتی ہے۔ اُن کے متفقہ عقیدے یا عمل کے خلاف جو بات ہوگی غلط اور باطل ہوگی۔ اسی لیے حدیث میں "الجماعۃ" کے اتباع کا حکم بڑی تاکید سے دیا گیا ہے اور اُن سے الگ راستہ اختیار کرنے والوں کو بتایا گیا کہ ان کا راستہ جہنم کا راستہ ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جس شخص نے جماعت مسلمین سے علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔" (بخاری و مسلم)

"جاہلیت" قرآن وسنت کی اصطلاح میں اُس دَور کو کہا گیا ہے جب عرب میں کفر کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور اسلام کا سورج طلوع نہ ہوا تھا۔ اس حدیث سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے "الجماعۃ" سے علیحدگی اختیار کرنے یا ان کے متفقہ فیصلے سے انحراف کرنے کو کتنا سنگین جرم قرار دیا ہے۔ آپؐ نے اس کی ممانعت میں اتنی تاکید سے کام لیا کہ معتبر کتبِ حدیث میں صرف اسی مضمون کی اٹھارہ حدیثیں راقم الحروف کو ملی ہیں جو سولہ صحابہ نے روایت کی ہیں۔ ان میں "الجماعۃ سے علیحدگی" کی نہ صرف شدید مذمت کی گئی بلکہ اس پر دنیا و آخرت کی سخت سزائیں مختلف انداز میں بیان فرمائی ہیں۔ کئی حدیثوں میں ارشاد ہے کہ جس نے الجماعۃ سے بالشت بھر علیحدگی اختیار کی اور مرگیا تو وہ "جاہلیت" کی موت مرا۔ کچھ حدیثوں میں ارشاد ہے کہ "فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ" (اس نے اسلام کا پھندا اپنی گردن سے نکال دیا)۔ کہیں ارشاد ہے کہ "دخل النار" (وہ آگ میں داخل ہوگا)۔ کہیں ارشاد ہے کہ "فلا حجۃ لہ" (اس کے پاس کوئی دلیل نہ رہی)۔ کہیں ارشاد ہے کہ "فلا تسئل عنہم" (ایسے لوگوں کا کچھ حال نہ پوچھو)۔ کہیں فرمان ہے کہ "فاقتلوہ" (اسے قتل کر ڈالو)۔[1] کہیں حکم ہے کہ "فاضربوا عنقہ کائناً من کان" (اس کی گردن ماردو خواہ کوئی کیوں نہ ہو)۔ کہیں فرمایا کہ "فان الشیطان مع فارق الجماعۃ یرکض" (جو شخص الجماعۃ سے علیحدگی اختیار کرے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، جو اسے ایڑ لگاتا رہتا ہے)۔ کہیں فرمایا کہ "اقتلوا الفذ من کان من الناس" (علیحدگی اختیار کرنے والے کو قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی آدمی ہو)۔ کہیں ارشاد ہے "و اما ترک السنۃ فالخروج من الجماعۃ" (ترک سنت یہ ہے کہ الجماعۃ سے خارج ہو جائے)۔ ایک صحیح حدیث میں یہ قانون بتایا گیا ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کا خون صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ "التارک لدینہ المفارق للجماعۃ" (اپنے دین کو چھوڑنے والا یعنی الجماعۃ سے علیحدگی اختیار کرنے والا ہو)۔

---

[1] یا اس کے لیے سزائے موت ہے۔ (ف۔ ص)

جن سولہ صحابہ نے یہ احادیث روایت کی ہیں اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔حضرت ابن عباسؓ (بخاری۔کتاب الفتن ومسلم کتاب الامارۃ)۔ ۲۔حضرت عثمان غنیؓ (ترمذی۔ جلد ۱ ص ۲۰۳)۔ ۳۔حضرت عرفجہؓ (مسلم۔کتاب الامارۃ و نسائی۔کتاب المحاربہ)۔ ۴۔حضرت اسامہ بن شریکؓ (نسائی۔کتاب المحاربہ)۔ ۵۔سیدۃ عائشہ صدیقہؓ (مسلم۔کتاب القسامہ و ترمذی۔ابواب الدیات)۔ ۶۔حضرت ابوہریرہؓ (مستدرک۔کتاب العلم)۔ ۷۔حضرت ابوذر غفاریؓ (ابوداؤد۔کتاب السنۃ)۔ ۸۔حضرت حارث الشعریؓ (ترمذی۔ ابواب الامثال و مستدرک۔کتاب العلم)۔ ۹۔سیدنا معاویہؓ (مستدرک۔جلد اوّل ص ۱۱۸)۔ ۱۰۔حضرت ابن عمرؓ (مستدرک مع تلخیص۔جلد اول ص ۱۱۸۔۱۱۶) ۱۱۔حضرت حذیفہؓ (مستدرک۔جلد اوّل ص ۱۱۹)۔ ۱۲۔حضرت عامر بن ربیعہؓ (کتاب الفقیہ والمتفقہ۔جزء خامس، ص ۱۶۴)۔ ۱۳۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ (مستدرک۔ج ۱ ص ۱۱۹)

۱۴۔حضرت ابن مسعودؓ (مسلم کتاب القسامۃ و ترمذی۔ابواب الدیات)۔ ۱۵۔حضرت ابومالک الشعریؓ (ترمذی۔ابواب الدیات)۔ ۱۶۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ (مجمع الزوائد۔جزء سادس، ص ۲۳۳)۔

۳ــــ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد خیف (منیٰ) میں حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا کہ:
تین خصلتیں ایسی ہیں کہ اُن کی موجودگی میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ۱۔عمل میں اللہ کے لیے اخلاص۔ ۲۔مسلمانوں کی خیرخواہی۔ ۳۔اور جماعتِ مسلمین کا اتباع، کیونکہ دُعا پیچھے سے اُن کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اعتقاد اور عمل میں جماعت مسلمین کا اتباع کرے گا، خیانت اور گمراہی سے محفوظ رہے گا۔اِس حدیث کا حاصل بھی وہی ہے کہ جماعتِ مسلمین کا متفقہ عقیدہ یا عمل کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

اس حدیث کو دس صحابہ نے روایت کیا ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت ابن مسعودؓ (مشکوٰۃ المصابیح۔کتاب العلم جلد ۱ ص ۳۵)۔ ۲۔حضرت انسؓ (مسند احمد۔ جلد ۳ ص ۲۲۵)۔ ۳۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ (ابن ماجہ۔کتاب المناسک و مسند احمد۔ جلد ۴ ص ۸۰)۔ ۴۔حضرت زید بن ثابتؓ (مسند احمد۔جلد ۵

ص ۱۸۳) - ۵ - حضرت نعمان بن بشیرؓ (مستدرک حاکم - کتاب العلم، جلد ص ۸۸) - ۶ - حضرت ابوسعید خدریؓ (مجمع الزوائد - جلد اوّل ص ۱۳۷) - ۷ - حضرت ابودرداءؓ - ۸ - حضرت معاذ بن جبلؓ - ۹ - حضرت جابرؓ - ۱۰ - حضرت ابوقرصافہؓ (مجمع الزوائد - جلد اوّل صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹) -

ترمذی میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے - اور میری اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی، یہ سب آگ میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے"۔ صحابہؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! وہ کونسا فرقہ ہے؟" فرمایا: "وہ جس پر میں اور میرے صحابہؓ ہیں"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عبداللہ بن عمرو بن العاص کے علاوہ مزید پانچ صحابہؓ کرام نے تھوڑے تھوڑے لفظی فرق کے ساتھ روایت کیا ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

۱ - سیدنا معاویہؓ (سنن ابوداؤد - کتاب السنۃ و مشکوٰۃ - جلد ۱ ص ۳۰) - ۲ - حضرت عوف بن مالکؓ (سنن ابن ماجہ - ابواب الفتن) - ۳ - حضرت انسؓ (مجمع الزوائد - کتاب قتال اہل البغی، جلد سادس، ص ۲۲۶) - ۴ - عمرو بن عوفؓ (مجمع الزوائد کتاب الفتن، جلد ۷، ص ۲۶۰) - ۵ - حضرت ابوامامہ باہلیؓ (مجمع الزوائد، کتاب الفتن، جلد ۷، ص ۲۵۸) -

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمت میں فساد اور بگاڑ پھیل جانے کے باوجود مسلمانوں کا ایک فرقہ حق پر قائم رہے گا - پوری اُمت کا مجموعہ کبھی گمراہی پر متفق نہ ہوگا - جس کا لازمی نتیجہ وہی ہے جو "حجیت اجماع کا ہے کہ اُمت کا متفقہ عقیدہ، عمل، یا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا - اس کا اتباع فرض اور مخالفت حرام ہے -

(باقی)